خلیفۂ اوّل، سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

علمائے اہلسنت کا اس امر پر اجماع اور اتفاق ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، انکے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور اسکے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ، انکے بعد عشرہ مبشرہ کے دیگر حضرات رضی اللہ عنہم، پھر اصحابِ بدر رضی اللہ عنہم، پھر باقی اصحابِ اُحد رضی اللہ عنہم انکے بعد بیعتِ رضوان والے اصحاب رضی اللہ عنہم اور انکے بعد دیگر اصحابِ رسول رضی اللہ عنہم تمام لوگوں سے افضل ہیں۔ (تاریخ الخلفاء:۱۰۸)

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو سب سے پہلے اسلام لانے کا شرف حاصل ہے۔ بعض کے نزدیک حضرت علی رضی اللہ عنہ سب سے پہلے ایمان لائے ہیں۔ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے اس طرح کے مختلف اقوال میں یوں تطبیق کی ہے کہ مردوں میں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، عورتوں میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اور بچوں میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو سب سے پہلے ایمان لانے کا اعزاز حاصل ہے۔

تمام علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ قبولِ اسلام کے بعد سے آقا و مولیٰ ﷺ کے وصال مبارک تک ہمیشہ سفر وحضر میں آپ کے رفیق رہے بجز اس کے کہ نبی کریم ﷺ کے حکم یا اجازت سے آپ کے ساتھ نہ رہ سکے ہوں۔

آپ تمام صحابہ کرام میں سب سے زیادہ سخی تھے۔ آپ نے کثیر مال خرچ کر کے کئی مسلمان غلام آزاد کرائے۔ ایک موقع پر سرکارِ دوعالم ﷺ نے فرمایا، ابوبکر کے مال نے مجھے جتنا نفع دیا اتنا کسی کے مال نے نہیں دیا۔ اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے روتے ہوئے عرض کی، ''میرے آقا! میں اور میرا مال سب آپ ہی کا ہے''۔

تمام صحابہ کرام میں آپ ہی سب سے زیادہ عالم تھے۔ آپ سے ایک سو بیالیس احادیث مروی ہیں حالانکہ آپ کو بکثرت احادیث یاد تھیں۔ قلتِ روایت کا سبب یہ ہے کہ احتیاط کے پیشِ نظر آپ نبی کریم ﷺ کا عمل یا اس سے حاصل شدہ مسئلہ بیان فرمایا کرتے۔ آپ سب سے زیادہ قرآن اور دینی احکام جاننے والے تھے، اسی لیے رسول کریم ﷺ نے آپ کو نمازوں کا امام بنایا تھا۔ آپ اُن خاص صحابہ میں سے تھے جنہوں نے قرآن کریم حفظ کیا تھا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کے سلسلے میں سب سے زیادہ اجر وثواب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ملے گا کیونکہ سب سے پہلے قرآن کریم کتاب کی صورت میں آپ ہی نے جمع کیا۔

حضرت ابن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول کریم ﷺ کے وزیرِ خاص تھے چنانچہ حضور ﷺ آپ سے تمام امور میں مشورہ فرمایا کرتے تھے۔ آپ اسلام میں ثانی، غار میں ثانی، یومِ بدر میں سائبان میں ثانی اور مدفن میں بھی حضور ﷺ کے ساتھ ثانی ہیں۔ رسول کریم ﷺ نے آپ پر کسی کو فضیلت نہیں دی۔

آپ کا سب سے بڑا کارنامہ مرتدوں سے جہاد اور ان کے فتنے کا مکمل انسداد ہے۔ یمامہ، بحرین اور عمان وغیرہ کے مرتدین کی سرکوبی کے بعد اسلامی افواج نے ایلہ، مدائن اور اجنادین کے معرکوں میں فتح حاصل کی۔ آپ کی خلافت کی مدت دو سال سات ماہ ہے۔

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے وصال کے وقت اپنی صاحبزادی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا، یہ اونٹنی جس کا ہم دودھ پیتے ہیں اور یہ بڑا پیالہ جس میں ہم کھاتے پیتے ہیں اور یہ چادر جو میں اوڑھے ہوئے ہوں، ان تین چیزوں کے سوا میرے پاس بیت المال کی کوئی چیز نہیں۔ ان چیزوں سے ہم اسوقت تک نفع لے سکتے تھے جب تک میں امورِ خلافت انجام دیتا تھا۔ میرے انتقال کے بعد تم ان چیزوں کو حضرت عمر کے پاس بھیج دینا۔ آپ کے وصال کے بعد جب یہ چیزیں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو واپس کی گئیں تو انہوں نے فرمایا، اللہ تعالیٰ ابوبکر پر رحم فرمائے۔ انہوں نے اپنے جانشین کو مشقت میں ڈال دیا۔

امام شعبی رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے چار ایسی خصوصیات سے متصف فرمایا جن سے کسی اور کو سرفراز نہیں فرمایا۔

اوّل: آپ کا نام صدیق رکھا۔

دوم: آپ غارِ ثور میں محبوبِ خدا ﷺ کے ساتھی رہے۔

سوم: آپ ہجرت میں حضور ﷺ کے رفیقِ سفر رہے۔

چہارم: حضور ﷺ نے اپنی حیات مبارکہ میں ہی آپ کو صحابہ کی نمازوں کا امام بنادیا۔

آپ کی ایک اور خصوصیت یہ ہے کہ آپ کی چار نسلوں نے صحابی ہونے کا شرف پایا۔ آپ صحابی، آپ کے والد ابو قحافہ صحابی، آپ کے بیٹے عبدالرحمٰن صحابی اور انکے بیٹے ابو عتیق محمد بھی صحابی رضی اللہ عنہم۔ (ماخوذ از تاریخ الخلفاء)

فضائلِ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، قرآن میں:

1۔ ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ هُمَا فِی الْغَارِ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِیْنَتَهٗ عَلَیْهِ ۔

(التوبۃ:۴۰)

”آپ دو میں سے دوسرے تھے، جب وہ دونوں (یعنی حضور ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) غار میں تھے، جب (حضور ﷺ) اپنے یار سے فرماتے تھے، غم نہ کر، بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے تو اللہ نے اس پر اپنی تسکین نازل فرمائی“۔ (کنزالایمان)

صدرُالافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی رحمتہ اللہ لکھتے ہیں،

”حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صحابیت اس آیت سے ثابت ہے۔ حسن بن فضل نے فرمایا، جو شخص حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی صحابیت کا انکار کرے وہ نص قرآنی کا منکر ہو کر کافر ہوا“۔ (تفسیر بغوی، تفسیر مظہری، تفسیر خزائن العرفان)

مرزا مظہر جانِ جاناں رحمہ اللہ ”اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا“ کی تفسیر میں فرماتے ہیں،

”حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے لیے یہی فضیلت کافی ہے کہ حضور ﷺ نے ان کے لیے بغیر کسی فرق کے، اللہ تعالیٰ کی اس معیت کو ثابت کیا جو انہیں خود حاصل تھی۔ جس نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا انکار کیا اس نے اس آیت کریمہ کا انکار کیا اور کفر کا ارتکاب کیا“۔ (تفسیر مظہری)

”سَكِیْنَتَهٗ عَلَیْهِ“ کی تفسیر میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ،

”یہ تسکین حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر نازل ہوئی کیونکہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ تو سکینت ہمیشہ ہی رہی تھی“۔ (ازالۃ الخفاء ج ۲:۱۰۷، تاریخ الخلفاء:۱۱۱)

2۔ ابن عساکر رحمہ اللہ نے روایت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول کریم ﷺ کے سلسلے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سوا تمام مسلمانوں پر عتاب فرمایا ہے جیسا کہ مذکورہ بالا آیت کریمہ کے آغاز میں ہے۔

اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۔(التوبۃ:۴۰)

''اگر تم محبوب ﷺ کی مدد نہ کرو تو بیشک اللہ نے انکی مدد فرمائی، جب کافروں کی شرارت سے انہیں باہر تشریف لے جانا ہوا (ہجرت کے لیے)''۔(کنزالایمان)

امام سیوطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں، یہ آیت اس دعوے کی دلیل ہے کہ رب تعالیٰ نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اس عتاب سے مستثنیٰ فرمایا ہے۔(تاریخ الخلفاء:۱۱۳)

3۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آیت اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ نازل ہوئی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یارسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ جو فضل وشرف بھی آپ کو عطا فرماتا ہے تو ہم نیازمندوں کو بھی آپ کے طفیل میں نوازتا ہے۔ اسی وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَ مَلٰٓئِكَتُهٗ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا O(الاحزاب:۴۳)

''وہی ہے کہ درود بھیجتا ہے تم پر وہ اور اسکے فرشتے کہ تمہیں اندھیریوں سے اجالے کی طرف نکالے اور وہ مسلمانوں پر مہربان ہے''۔(کنزالایمان)

(تفسیر خزائن العرفان، تفسیر مظہری، تاریخ الخلفاء:۱۱۲)

4۔ وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۔(الزمر:۳۳)

''اور وہ جو یہ سچ لے کر تشریف لائے اور وہ جنہوں نے انکی تصدیق کی، یہی ڈر والے ہیں''۔(کنزالایمان از اعلیٰ حضرت محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

بزار و ابن عساکر رحمہما اللہ نے اس آیت کے شان نزول کے متعلق روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس طرح ارشاد فرمایا، ''قسم ہے اُس رب کی جس نے حضرت محمد ﷺ کو رسول بنا کر بھیجا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے اس رسالت کی تصدیق کرائی''۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔(تاریخ الخلفاء:۱۱۲)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حق لیکر آنے والے سے مراد رسول کریم ﷺ اور تصدیق کرنے والے سے مراد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی یہی مروی ہے۔(تفسیر کبیر، تفسیر مظہری، ازالۃ الخفاء ج ۲:۲۲۵)

شیعہ مذہب کی مستند تفسیر مجمع البیان میں بھی یہی تفسیر منقول ہے۔(ج ۸:۴۹۸)

5۔ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ O (الرحمٰن:۴۶)

''اور جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے، اسکے لیے دو جنتیں ہیں''۔(کنزالایمان از اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے روایت کی ہے کہ یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حق میں نازل ہوئی۔(تفسیر مظہری، تفسیر درمنثور)

6۔ وَلَا یَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ یُّؤْتُوْا اُولِی الْقُرْبٰی وَالْمَسٰکِیْنَ وَالْمُھٰجِرِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلْیَعْفُوْا وَلْیَصْفَحُوْا ۔

''اور قسم نہ کھائیں وہ جو تم میں فضیلت والے اور گنجائش والے ہیں قرابت والوں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو دینے کی، اور چاہیے کہ معاف کریں اور درگزر کریں۔ (النور:۲۲، کنز الایمان)

یہ آیت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے حق میں نازل ہوئی جب آپ نے ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانے والوں کے ساتھ موافقت کرنے پر اپنے خالہ زاد بھائی مسطح رضی اللہ عنہ کی مالی مدد نہ کرنے کی قسم کھائی جو بہت نادار و مسکین بدری صحابی تھے۔ آپ نے اس آیت کے نزول پر اپنی قسم کا کفارہ دیا اور انکی مالی مدد جاری فرمائی۔ صدرُ الا فاضل رقمطراز ہیں،'' اس آیت سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی فضیلت ثابت ہوئی، اس سے آپ کی علوشان و مرتبت ظاہر ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے آپکو ابو الفضل (فضیلت والا) فرمایا''۔ (تفسیر خزائن العرفان، تفسیر مظہری)

7۔ ایک مرتبہ یہودی عالم فنحاص نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا اے ابوبکر! کیا تم یہ گمان کرتے ہو کہ ہمارا رب ہمارے مالوں میں سے قرض مانگتا ہے، مالدار سے قرض وہی مانگتا ہے جو فقیر ہو، اگر تم سچ کہتے ہو تو پھر اللہ تعالیٰ فقیر ہے اور ہم غنی ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اسکی گستاخانہ گفتگو سن کر غضبناک ہوئے اور اسکے منہ پر زوردار تھپڑ مارا اور فرمایا، اگر ہمارے اور تمہارے درمیان صلح کا معاہدہ نہ ہوتا تو میں تیری گردن اڑا دیتا۔ فنحاص نے بارگاہ نبوی ﷺ میں جا کر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی شکایت کی۔ آپ نے اسکی گستاخانہ گفتگو بیان کردی۔ فنحاص نے اس کا انکار کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی تصدیق کرتے ہوئے یہ آیت نازل فرمائی۔ لَقَدْ سَمِعَ اللّٰہُ قَوْلَ الَّذِیْنَ قَالُوْا اِنَّ اللّٰہَ فَقِیْرٌ وَّ نَحْنُ اَغْنِیَآءُ ۔ (اٰل عمران:۱۸۱)

''بیشک اللہ نے سنا جنھوں نے کہا کہ اللہ محتاج ہے اور ہم غنی''۔ (کنز الایمان)

8۔ وَاتَّبِعْ سَبِیْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ ۔

''اور اسکی راہ چل جو میری طرف رجوع لایا''۔ (لقمٰن:۱۵)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ یہ آیت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حق میں نازل ہوئی کیونکہ جب وہ اسلام لائے تو حضرت عثمان، طلحہ، زبیر، سعد بن ابی وقاص، عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہم نے انکی رہنمائی کے سبب اسلام قبول کیا۔ (تفسیر مظہری)

9۔ لَا یَسْتَوِیْ مِنْکُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقٰتَلَ اُولٰٓئِکَ اَعْظَمُ دَرَجَۃً مِّنَ الَّذِیْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَقٰتَلُوْا وَکُلًّا وَّعَدَ اللّٰہُ الْحُسْنٰی وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ○ (الحدید:۱۰)

تم میں برابر نہیں وہ جنہوں نے فتح مکہ سے قبل خرچ اور جہاد کیا، وہ مرتبہ میں ان سے بڑے ہیں جنہوں نے بعد فتح کے خرچ اور جہاد کیا اور ان سب سے اللہ جنت کا وعدہ فرما چکا، اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔ (کنز الایمان)

یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حق میں نازل ہوئی کیونکہ آپ سب سے پہلے ایمان لائے اور سب سے پہلے اللہ کی راہ میں مال خرچ کیا۔ (تفسیر بغوی)

قاضی ثناء اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں، یہ آیت اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تمام صحابہ سے افضل اور صحابہ کرام تمام لوگوں سے افضل ہیں کیونکہ فضیلت کا دارومدار اسلام قبول کرنے میں سبقت لے جانے، مال خرچ کرنے اور جہاد کرنے میں

ہے۔جس طرح آقا و مولیٰ ﷺ کا یہ ارشاد گرامی ہے کہ جس نے اچھا طریقہ شروع کیا تو اسے اسکا اجر اور اس پر عمل کرنے والوں کا اجر بھی ملے گا جبکہ عمل کرنے والوں کے اجر میں بھی کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔(صحیح مسلم)

علماء کا اس پر اجماع ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سب سے پہلے اسلام لائے اور آپکے ہاتھ پر قریش کے معززین مسلمان ہوئے۔ راہ خدا میں مال خرچ کرنے والوں میں بھی سب سے آگے ہیں۔کفار سے مصائب برداشت کرنے والوں میں بھی آپ سب سے پہلے ہیں۔(تفسیر مظہری)

10۔ وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى O الَّذِىْ يُؤْتِىْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى O وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰى O اِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى O وَلَسَوْفَ يَرْضٰى O

''اور اس (جہنم) سے بہت دور رکھا جائے گا جو سب سے بڑا پرہیزگار جو اپنا مال دیتا ہے کہ ستھرا ہو اور کسی کا اس پر کچھ احسان نہیں جس کا بدلہ دیا جائے ،صرف اپنے رب کی رضا چاہتا ہے جو سب سے بلند ہے اور بے شک قریب ہے کہ وہ (اپنے رب سے)راضی ہوگا''۔(والیل:۱۷تا۲۱،کنزالایمان)

اکثر مفسرین کا اتفاق ہے یہ آیات مبارکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان میں نازل ہوئیں۔(تفسیر قرطبی ،تفسیر کبیر ،تفسیر ابن کثیر،تفسیر مظہری)

ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سات غلاموں کو اسلام کی خاطر آزاد کیا۔اس پر یہ آیات نازل ہوئیں۔(تفسیر مظہری،تفسیر روح المعانی)

صدرُالا فاضل رحمہ اللہ رقمطراز ہیں کہ جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بہت گراں قیمت پر خرید کر آزاد کیا تو کفار کو حیرت ہوئی اور انہوں نے کہا، بلال کا ان پر کوئی احسان ہوگا جو انہوں نے اتنی قیمت دیکر خریدا اور آزاد کیا۔اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ظاہر فرما دیا گیا کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا یہ فعل محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہے،کسی کے احسان کا بدلہ نہیں۔(خزائن العرفان)

قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ آخری آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں ''یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حق میں اس طرح ہے جس طرح حضور ﷺ کے حق میں یہ آیت ہے، وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى O (تفسیر مظہری)

''اور بیشک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے''۔

فضائلِ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، احادیث میں:

1۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، بیشک اپنی صحبت اور مال کے ساتھ سب لوگوں سے بڑھ کر مجھ پر احسان کرنے والا ابوبکر ہے۔اگر میں اپنے رب کے سوا کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا لیکن اسلامی اخوت و مؤدت تو موجود ہے۔آئندہ مسجد میں ابوبکر کے دروازے کے سوا کسی کا دروازہ کھلا نہ رکھا جائے۔ (بخاری کتاب المناقب)

2۔ دوسری روایت میں یہ ہے کہ ابوبکر کی کھڑکی کے علاوہ (مسجد کی طرف کھلنے والی) سب کھڑکیاں بند کردی جائیں۔(صحیح مسلم کتاب فضائل الصحابۃ)

سرکارِ دوعالم ﷺ نے اپنے وصال سے دو تین دن قبل یہ بات ارشاد فرمائی۔اس بناء پر شارحین فرماتے ہیں کہ اس حدیث

میں سیدنا ابوبکر ﷺ کی خلافت کی طرف اشارہ ہے اور دوسروں کی گفتگو کا دروازہ بند کر دیا گیا ہے۔ (اشعۃ اللمعات)

3۔ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اگر میں کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو خلیل بناتا لیکن وہ میرے بھائی اور میرے ساتھی ہیں اور تمھارے اِس صاحب کو اللہ تعالیٰ نے خلیل بنایا ہے۔ (مسلم کتاب فضائل الصحابۃ)

خلیل سے مراد ایسا دِلی دوست ہے جس کی محبت رگ و پے میں سرایت کر جائے اور وہ ہر راز پر آگاہ ہو، حضور اکرم ﷺ نے ایسا محبوب صرف اللہ تعالیٰ کو بنایا۔ رب تعالیٰ نے بھی آپ کو اپنا ایسا محبوب و خلیل بنایا ہے کہ آپ کی خلّت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی خلّت سے زیادہ کامل اور اکمل ہے۔ (اشعۃ اللمعات، ملخصاً)

4۔ حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ سیدنا ابوبکر ؓ نے فرمایا، جس وقت ہم غار میں تھے۔ میں نے اپنے سروں کی جانب مشرکوں کے قدم دیکھے تو عرض کی، یارسول اللہ ﷺ! اگر ان میں سے کسی نے اپنے پیروں کی طرف دیکھا تو وہ ہمیں دیکھ لے گا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اے ابوبکر! تمہارا ان دو کے متعلق کیا خیال ہے جن میں کا تیسرا اللہ تعالیٰ ہے۔ (مسلم کتاب فضائل الصحابۃ)

5۔ حضرت عمرو بن العاص ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے انھیں لشکرِ ذاتِ السلاسل پر امیر بنا کر بھیجا۔ ان کا بیان ہے کہ جب حاضرِ بارگاہ ہوا تو میں نے عرض کی، یارسول اللہ ﷺ! آپ کو لوگوں میں سب سے زیادہ پیارا کون ہے؟ فرمایا، عائشہ۔ میں عرض گزار ہوا، مردوں میں سے؟ فرمایا، اس کے والدِ محترم یعنی ابوبکر۔ میں عرض گزار ہوا کہ پھر کون؟ فرمایا، عمر۔ پس میں اس ڈر سے خاموش ہو گیا کہ مبادا مجھے سب سے آخر میں رکھیں۔ (بخاری، مسلم)

6۔ حضرت محمد بن حنیفہ ؓ کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والدِ محترم (حضرت علی ؓ) کی خدمت میں عرض کی، نبی کریم ﷺ کے بعد سب سے بہتر آدمی کون ہے؟ فرمایا، ابوبکر ؓ۔ میں عرض گزار ہوا کہ پھر کون ہے؟ فرمایا، عمر ؓ۔ تیسری بار میں ڈرا کہ کہیں یہ نہ فرمائیں کہ عثمان ؓ، اس لیے میں نے عرض کی کہ پھر آپ ہیں؟ فرمایا، میں تو مسلمانوں میں سے ایک فرد ہوں۔ (بخاری کتاب المناقب)

7۔ حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ آقا و مولیٰ ﷺ نے فرمایا، تم میں سے آج کون روزہ دار ہے؟ سیدنا ابوبکر ؓ نے عرض کی، میں ہوں۔ پھر حضور ﷺ نے فرمایا، تم میں سے آج کس شخص نے مسکین کو کھانا کھلایا ہے؟ سیدنا ابوبکر ؓ نے عرض کی، میں نے۔ پھر ارشاد ہوا، تم میں سے آج کس شخص نے مریض کی عیادت کی؟ آپ ہی نے عرض کی، میں نے۔ آقا کریم ﷺ نے فرمایا، جس شخص میں (ایک ہی دن میں) یہ اوصاف جمع ہونگے وہ جنتی ہوگا۔ (مسلم باب فضائل ابی بکر)

8۔ حضرت ابنِ عمر ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں ہم کسی کو ابوبکر ؓ کے برابر شمار نہیں کیا کرتے تھے، پھر حضرت عمر ؓ کو، پھر حضرت عثمان ؓ کو دیگر صحابہ پر فضیلت دیتے اور پھر نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے کسی کو دوسرے پر فضیلت نہ دیتے۔ (بخاری کتاب المناقب)

9۔ انھی سے مروی ہے کہ رحمتِ دو عالم ﷺ کی حیاتِ ظاہری میں ہم کہا کرتے تھے کہ نبی کریم ﷺ کی امت میں آپ ﷺ کے بعد افضل ترین حضرت ابوبکر ہیں، پھر حضرت عمر، پھر حضرت عثمان ؓ۔ (ترمذی، ابوداؤد)

10۔ حضرت ابوہریرہ ؓ سے ایک طویل روایت کے آخر میں ہے کہ سیدنا ابوبکر ؓ نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! کیا کوئی ایسا شخص بھی ہے جس کو جنت کے تمام دروازوں سے جنت میں جانے کے لیے بلایا جائے گا؟

آقا و مولیٰ ﷺ نے فرمایا، ہاں اے ابوبکر! مجھے امید ہے کہ تم ایسے ہی لوگوں میں سے ہو۔ (بخاری کتاب المناقب)

11۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہمارے سردار، ہمارے بہترین فرد اور رسول اللہ ﷺ کو ہم سب سے زیادہ محبوب تھے۔ (ترمذی)

12۔ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا، تم غار میں میرے ساتھی تھے اور حوض پر میرے ساتھی ہوگے۔ (ترمذی)

13۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا، کسی قوم کے لئے مناسب نہیں کہ ان میں ابوبکر ہو اور ان کی امامت کوئی دوسرا کرے۔ (ترمذی)

14۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں صدقہ کا حکم فرمایا۔ اس وقت میرے پاس کافی مال تھا، میں نے کہا کہ اگر کسی روز میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے سبقت لے جاسکا تو آج کا دن ہوگا۔ پس میں نصف مال لے کر حاضر ہوگیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ گھر والوں کے لئے کتنا چھوڑا ہے؟ عرض گزار ہوا کہ اس کے برابر۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنا سارا مال لے آئے تو فرمایا، اے ابوبکر اپنے گھر والوں کے لئے کیا چھوڑا ہے؟ عرض گزار ہوئے، ان کے لئے اللہ اور اس کے رسول کو چھوڑ آیا ہوں۔ میں نے کہا، میں ان سے کبھی نہیں بڑھ سکتا۔ (ترمذی، ابوداؤد)

15۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا، تمہیں اللہ تعالیٰ نے آگ سے آزاد کردیا ہے۔ اس دن سے ان کا نام عتیق مشہور ہوگیا۔ (ترمذی، حاکم)

16۔ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میں وہ ہوں کہ زمین سب سے پہلے میرے اوپر سے شق ہوگی، پھر ابوبکر سے، پھر عمر سے، پھر بقیع والوں کے پاس آؤں گا تو وہ میرے ساتھ اٹھائے جائیں گے۔ پھر میں اہلِ مکہ کا انتظار کروں گا، یہاں تک کہ حرمین کے درمیان حشر کیا جائے گا۔ (ترمذی)

17۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ اکرم ﷺ نے فرمایا، میرے پاس جبریل آئے تو میرا ہاتھ پکڑا تاکہ مجھے جنت کا وہ دروازہ دکھائیں جس سے میری امت داخل ہوگی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یارسول اللہ ﷺ! میں چاہتا ہوں کہ میں آپ کے ساتھ ہوتا، تاکہ اس دروازے کو دیکھتا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اے ابوبکر! تم میری امت میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہوگے۔ (ابوداؤد)

18۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ دوعالم نورِ مجسم ﷺ نے فرمایا، انبیاء کے علاوہ سورج کبھی کسی ایسے شخص پر طلوع نہیں ہوا جو ابوبکر سے افضل ہو۔ (الصواعق المحرقۃ: ۱۰۳، ابونعیم)

19۔ حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا، اچھے خصائل تین سو ساٹھ ہیں۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یارسول اللہ ﷺ! ان میں سے مجھ میں کوئی خصلت موجود ہے؟ فرمایا، اے ابوبکر! مبارک ہو۔ تم میں وہ سب اچھی خصلتیں موجود ہیں۔ (الصواعق المحرقۃ: ۱۱۲، ابن عساکر)

20۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آقا و مولیٰ ﷺ نے فرمایا، میری امت پر واجب ہے کہ وہ ابوبکر کا شکریہ ادا کرے اور ان سے محبت کرتی رہے۔ (تاریخ الخلفاء: ۱۲۱، الصواعق المحرقۃ: ۱۱۲، ابن عساکر)

21۔ حضرت عباس ﷺ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا، میں نے جس کو بھی اسلام کی دعوت دی اُس نے پہلے انکار کیا سوائے ابوبکر کے کہ انہوں نے میرے دعوتِ اسلام دینے پر فوراً ہی اسلام قبول کرلیا اور پھر اس پر ثابت قدم رہے۔ (تاریخ الخلفاء: ۹۸، ابن عساکر)

22۔ حضرت معاذ بن جبل ﷺ سے روایت ہے کہ سیدِ عالم ﷺ نے ایک مسئلہ میں میری رائے دریافت فرمائی تو میں نے عرض کی، میری رائے وہی ہے جو ابوبکر کی رائے ہے۔ اس پر آقا کریم ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کو یہ پسند نہیں کہ ابوبکر غلطی کریں۔ (تاریخ الخلفاء: ۱۰۷، ابونعیم، طبرانی)

23۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ میں نے آقا ومولیٰ ﷺ سے عرض کی، آپ نے اپنی علالت کے ایام میں حضرت ابوبکر ﷺ کو امام بنایا تھا۔ حضور ﷺ نے فرمایا، نہیں! میں نے نہیں بنایا تھا بلکہ اللہ تعالیٰ نے بنایا تھا (یعنی اللہ تعالیٰ کے حکم سے انہیں امام بنایا تھا)۔ (تاریخ الخلفاء: ۱۲۶، ابن عساکر)

24۔ حضرت عمر ﷺ کے پاس حضرت ابوبکر ﷺ کا ذکر ہوا تو وہ رو پڑے اور فرمایا،

میں چاہتا ہوں کہ میرے سارے اعمال اُن کے ایک دن کے اعمال جیسے یا اُن کی ایک رات کے اعمال جیسے ہوتے۔ پس رات تو وہ رات ہے جب وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غار کی طرف چلے۔ جب غار تک پہنچے تو عرض گزار ہوئے، خدا کی قسم! آپ اس میں داخل نہیں ہوں گے جب تک میں اس میں داخل نہ ہو جاؤں کیونکہ اگر اس میں کوئی چیز ہے تو اس کی تکلیف آپ کی جگہ مجھے پہنچے۔ پھر وہ داخل ہوئے اور غار کو صاف کیا۔ اس کی ایک جانب سوراخ تھے تو اپنی ازار کو پھاڑ کر انہیں بند کیا۔ دو سوراخ باقی رہ گئے تو انہیں اپنی ایڑیوں سے روک لیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے کہ تشریف لے آیئے۔ رسول اللہ ﷺ اندر داخل ہوئے اور انکی گود میں سرِ مبارک رکھ کر سو گئے۔ پس ایک سوراخ میں سے حضرت ابوبکر ﷺ کے پیر میں ڈنگ مارا گیا تو انہوں نے اس ڈر سے حرکت نہ کی کہ آقا ومولیٰ ﷺ بیدار ہو جائیں گے لیکن ان کے آنسو رسول اللہ ﷺ کے نورانی چہرے پر گر پڑے۔ فرمایا کہ ابوبکر! کیا بات ہے؟ عرض کیا، میرے ماں باپ آپ پر قربان، مجھے ڈنگ مارا گیا ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے لعابِ دہن لگا دیا تو انکی تکلیف جاتی رہی۔ پھر اس زہر نے عود کیا اور وہی انکی وفات کا سبب بنا۔

اُن کا دن وہ دن ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی تو اس وقت بعض اہلِ عرب مرتد ہو گئے اور کہا کہ ہم زکوٰۃ ادا نہیں کریں گے تو انہوں نے فرمایا، اگر کوئی اونٹ کا گھٹنا باندھنے کی رسی بھی روکے گا تو میں اس کے ساتھ جہاد کروں گا۔ میں عرض گزار ہوا کہ اے خلیفۂ رسول ﷺ! لوگوں سے الفت کیجیے اور ان سے نرمی کا سلوک فرمایئے۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا، تم جاہلیت میں بہادر تھے تو کیا اسلام لا کر بزدل ہو گئے ہو؟ بے شک وحی منقطع ہو گئی، دین مکمل ہو گیا، کیا یہ دین میرے جیتے جی بدل جائے گا؟ (مشکوٰۃ)

25۔ حضرت عمر فاروق ﷺ کا ارشاد ہے کہ اگر تمام اہلِ زمین کا ایمان ایک پلّہ میں اور سیدنا ابوبکر ﷺ کا ایمان دوسرے پلّہ میں رکھ کر وزن کیا جائے تو سیدنا ابوبکر ﷺ کے ایمان کا پلّہ بھاری رہے گا۔ (تاریخ الخلفاء: ۱۲۱، شعب الایمان للبیہقی)

26۔ حضرت عامر بن عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب آیت وَلَوْ اَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ اَنِ اقْتُلُوْا اَنْفُسَكُمْ (ترجمہ: اور اگر ہم اُن پر فرض کر دیتے کہ اپنے آپ کو قتل کر دو) نازل ہوئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یارسول اللہ ﷺ! اگر آپ مجھے حکم دیتے کہ میں خود کو قتل کر لوں تو میں خود کو ضرور قتل کر دیتا۔ حضور ﷺ نے فرمایا، تم نے سچ کہا۔ (تاریخ الخلفاء: ۱۲۰، ابن ابی حاتم)

27۔ حضرت ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا، اللہ تعالٰی نے ایک بندے کو اس کا اختیار دیا کہ وہ دنیا کی نعمتیں پسند کر لے یا آخرت کی نعمتیں جو اللہ کے پاس ہیں تو اُس نے آخرت کی نعمتیں پسند کر لیں۔ یہ سنتے ہی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رونے لگے اور عرض کی، یارسول اللہ ﷺ! کاش ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں۔ ہمیں تعجب ہوا کہ حضور ﷺ کسی شخص کا ذکر فرما رہے ہیں اور یہ کہہ رہے ہیں، آپ پر ہمارے ماں باپ قربان ہو جائیں۔ بعد میں ہمیں علم ہوا کہ وہ صاحبِ اختیار بندے خود حضور ﷺ ہی تھے۔ پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہم سب سے زیادہ علم والے تھے۔ (بخاری، مسلم)

28۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے پوچھا، یہ بتاؤ کہ سب سے زیادہ بہادر کون ہے؟ لوگوں نے کہا، آپ۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، نہیں! سب سے زیادہ بہادر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ سنو! جنگِ بدر میں ہم نے رسول کریم ﷺ کے لیے ایک سائبان بنایا تھا۔ ہم نے آپس میں مشورہ کیا کہ اس سائبان کے نیچے حضور کے ساتھ کون رہے گا، کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی مشرک آقا و مولیٰ ﷺ پر حملہ کر دے۔ خدا کی قسم! ہم میں سے کوئی بھی آگے نہیں بڑھا تھا کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ ہاتھ میں برہنہ تلوار لیے ہوئے حضور ﷺ کے پاس کھڑے ہو گئے اور پھر کسی مشرک کو آپ کے پاس آنے کی جرأت نہ ہو سکی۔ اگر کوئی ناپاک ارادے سے قریب بھی آیا تو آپ فوراً اس پر ٹوٹ پڑے۔ اس لیے آپ ہی سب سے زیادہ بہادر تھے۔
(تاریخ الخلفاء: ۱۰۰، مسند بزار)

یعنی اُس افضل الخلق بعد الرسل ثانی اثنین ہجرت پہ لاکھوں سلام

تحریر: حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری مدظلہ عالی
کتاب: فضائل صحابہ و اہل بیت رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین